73219 ـ خاوند كے مال سے صدقہ كرنا

سوال

ميرا خاوند اپنى سارى تنخواہ مجھے لا كر ديتا ہے تا كہ ميں جس طرح چاہوں اسے خرچ كروں، كيا ميرے ليے اس كى اجازت كے بغير صدقہ و خيرات كرنا جائز ہے، يہ علم ميں رہے كہ اگر اسے علم ہو جائے تو ان شاء اللہ وہ خوش اور راضى ہو گا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر بيوى كو علم ہو كہ خاوند ايسا كرنے سے راضى ہو گا تو اس كے ليے خاوند كے مال سے صدقہ و خيرات كرنے ميں كوئى حرج نہيں، اور عورت اتنا صدقہ و خيرات كرے جس كے متعلق علم ہو كہ اس پر خاوند راضى ہو جائيگا، ليكن زيادہ مال صدقہ و خيرات كرنے كے ليے خاوند كى اجازت لينا ضرورى ہے.

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اگر عورت بغير كسى خرابى كے خاوند كے گھر سے خرچ (صدقہ) كرتى ہے تو اسے اس كا اجروثواب حاصل ہو گا، اور اس كے خاوند كو بھى كمائى كا اجروثواب اور بيوى كو جو خرچ كيا ہے كا اجروثواب ملےگا، اور خزانچى كو بھى اسى طرح اجر حاصل ہوگا، ان كے اجروثواب ميں كسى قسم كى كوئى كمى نہيں كى جائيگى "

صحيح بخارى حديث نمبر (1425)صحيح مسلم حديث نمبر (1029).

اور اسماء رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ وہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آئيں اور عرض كيا:

" اے اللہ تعالى كے نبى صلى اللہ عليہ وسلم ميرے پاس وہى كچھ ہوتا ہے جو مجھے زبير رضى اللہ تعالى عنہ ديں، تو كيا اگر ميں تھوڑا سا كسى كو دے دوں جو زبير مجھے ديتا ہے تو مجھے كوئى گناہ تو نہيں ہوگا ؟

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم حسب استطاعت خرچ كيا كرو، اورت جمع كر كے مت ركھو كہ بخل كرو، اللہ بھى تم پر روزى تنگ كر دے گا "

صحيح بخارى حديث نمبر (1434) صحيح مسلم حديث نمبر (1029).

الرضخ: قلیل سی چیز اللہ کسی کو دینا.

دیکھیں: فتح الباری (3 / 113).

اور امام نووی رحمہ اللہ مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں:

اجازت کی دو قسمیں ہیں:

پہلی:

صدقہ و خیرات اور نفقہ کی صریح اجازت.

دوسری:

عرف و عادت کے مفہوم سے اجازت، مثلا سوالی کو روٹی وغیرہ دینا جس کی معاشرہ میں عادت ہو، اور اس کے متعلق عرف کے ذریعہ علم ہو کہ خاوند اور مالك ایسا کرنے پر راضی ہوگا، اس میں اس کی اجازت ہے چاہے اس نے کہا نہ بھی ہو ...

اور یہ علم میں رکھیں کہ یہ سب کچھ تھوڑی اور قلیل سی چیز میں ہے جس کے بارہ میں علم ہو کہ عام طور پر خاوند راضی ہو گا، اور اگر متعارف اور عادت سے زیادہ چیز ہو تو جائز نہیں ہے.

درج ذیل فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی بھی یہی ہے:

" اگر کوئی عورت اپنے گھر کا غلہ بغیر کسی خرابی کے خرچ (صدقہ) کرتی ہے "

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقدار کی طرف اشارہ کیا ہے جس پر عام طور پر خاوند راضی ہو جاتا ہے " انتہی

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (7 / 113).

اور فتاوی اللجنۃ الدائمۃ کے فتاوی جات میں درج ہے:

" اصل یہی ہے کہ عور کو اجازت کے بغیر اپنے خاوند کے مال سے صدقہ و خیرات کرنے کا حق حاصل نہیں، مگر تھوڑی بہت چیز جو عام طور پر معروف ہو کر سکتی ہے، مثلا پڑوسی کے ساتھ صلہ رحمی کرنا، اور سوالی کو تھوڑی سی چیز دینا جس سے خاوند کو نقصان نہ ہوتا ہو، اور اس کا اجروثواب دونوں کو حاصل ہوگا.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب عورت اپنے گھر کا کھانا بغیر کسی خرابی کے خرچ کرتی ہے تو اس نے جو خرچ کیا ہے اسے اس کا ثواب حاصل ہوگا، اور اس کے خاوند کو اس نے جو کمایا اس کا اجروثواب ملےگا، اور خزانچی کو بھی اسی طرح، ان میں سے کسی ایك کے اجروثواب میں بھی کمی نہیں کی جائیگی " متفق علیہ. انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (10 / 81).

اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" رہا مسئلہ عورت جو اپنے خاوند کے مال سے خرچ کرتی ہے اور خاوند اسے ایسا کرنے سے منع نہیں کرتا، اور بیوی کو بھی خاوند کے متعلق اس کا علم ہے تو پھر ایسا کرنے میں کوئی مانع نہیں، لیکن اگر خاوند اسے ایسا کرنے سے منع کرتا ہے تو پھر یہ جائز نہیں ہوگا " انتہی

دیکھیں: المنتقی (4) سوال نمبر (197).

مزید آپ سوال نمبر (47705) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .